

کیا صحرا بھی زندہ ہوتے ہیں؟

جب ہم صحرا کا تصور کرتے ہیں تو ہمارے ذہن میں عموماً دور تک پھیلی ہوئی ریت، تپتا ہوا سورج، خشک ہوائیں اور پانی سے محروم زمین کا منظر آتا ہے۔ پہلی نظر میں صحرا ایک ایسی جگہ محسوس ہوتا ہے جہاں زندگی کے لیے شاید کچھ بھی موجود نہیں۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ صحرا خاموش ضرور ہوتے ہیں، مگر بے جان نہیں۔ ان کی ریت، چٹانوں، پودوں، حشرات، پرندوں اور جانوروں کے درمیان زندگی کا ایک حیرت انگیز نظام مسلسل کام کرتا رہتا ہے۔ دراصل صحرا بھی ایک مکمل اور منفرد ”ماحولیاتی نظام“ ہیں۔ دنیا کے صحراؤں میں زندگی نے اپنے آپ کو انتہائی مشکل حالات کے مطابق ڈھالا ہے۔ یہاں پانی کی کمی، شدید گرمی، تیز ہوائیں اور دن اور رات کے درجہ حرارت میں نمایاں فرق عام بات ہے۔ اس کے باوجود بے شمار جاندار ان حالات میں زندہ رہتے اور اپنی نسل آگے بڑھاتے ہیں۔ ان کی زندگی ہمیں یہ دکھاتی ہے کہ قدرت نے مختلف ماحول میں زندگی کو قائم رکھنے کے لیے کتنے حیرت انگیز طریقے پیدا کیے ہیں۔

صحرا کے پودے اس کی بہترین مثال ہیں۔ کیلکس اور دیگر صحرائی پودوں نے پانی کو محفوظ رکھنے کے لیے خاص خصوصیات پیدا کی ہیں۔ بعض پودوں کے پتے انتہائی چھوٹے یا کانٹوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں تاکہ پانی کا ضیاع کم ہو۔ ان کے تنے پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، جبکہ بعض پودوں کی جڑیں زمین کے اندر دور تک پھیل جاتی ہیں تاکہ تھوڑی سی بارش سے بھی زیادہ سے زیادہ پانی حاصل کیا جاسکے۔ صحرا کے جانور بھی اپنی بقا کے لیے حیرت انگیز حکمت عملی اختیار کرتے ہیں۔ بہت سے جانور دن کی شدید گرمی سے بچنے کے لیے زیر زمین بلوں میں چھپ جاتے ہیں اور رات کے وقت باہر نکلتے ہیں۔ اس طرز زندگی کو ”Nocturnal Life“ کہا جاتا ہے۔ سانپ، چھپکلیاں، بچھو، لومڑیاں، چوہے اور مختلف حشرات صحرائی ماحول کے مطابق اپنی جسمانی اور رویوں کی خصوصیات تبدیل کر چکے ہیں۔ کچھ جانور اپنے جسم میں پانی محفوظ رکھتے ہیں، جبکہ کچھ اپنی خوراک سے ہی ضروری نمی حاصل کر لیتے ہیں۔

اونٹ کو صحرائی زندگی کی ایک مشہور مثال سمجھا جاتا ہے۔ اس کا جسم پانی کی کمی اور شدید گرمی برداشت کرنے کے لیے خاص طور پر موزوں ہے۔ اس کے پاؤں ریت میں دھنسنے سے بچنے میں مدد دیتے ہیں، جبکہ اس کی ناک اور جسم کی دیگر خصوصیات ریت کے طوفان اور گرمی سے نمٹنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ تاہم یہ سمجھنا درست نہیں کہ اونٹ اپنے کوہان میں پانی ذخیرہ کرتا ہے۔ کوہان میں بنیادی طور پر چربی ذخیرہ ہوتی ہے، جسے ضرورت کے وقت توانائی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

صحرا کی زندگی کا یہ منظر آنا دلچسپ ہے۔ لہذا جانوروں اور پودوں کی سطح پر زندگی کے اندر اس کی سطح پر ریشہ خور و بنی

جاندار بھی موجود ہوتے ہیں۔ بعض علاقوں میں مٹی کی سطح پر جرثوموں، کائی اور فنگس پر مشتمل تہیں بن سکتی ہیں جو مٹی کو مستحکم رکھنے اور غذائی اجزاء کے چکر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یوں بظاہر خشک اور مردہ نظر آنے والی زمین کے اندر بھی زندگی کی ایک پیچیدہ دنیا موجود ہوتی ہے۔

صحرا میں بارش کا واقعہ بھی کسی قدر ترقی جشن سے کم نہیں۔ بعض صحرائی علاقوں میں بارش کے بعد زمین پر موجود بیج تیزی سے پھوٹنے لگتے ہیں اور کچھ ہی عرصے میں رنگ برنگے پھول نمودار ہو سکتے ہیں۔ حشرات اور پرندے ان پودوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور ایک مختصر مگر فعال ماحولیاتی سرگرمی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ منظر اس بات کی یاد دہانی ہے کہ زندگی کبھی کبھی طویل عرصے تک خاموش رہنے کے بعد اچانک دوبارہ نمایاں ہو سکتی ہے۔

لیکن صحرا بھی ماحولیاتی تبدیلیوں سے محفوظ نہیں۔ موسمیاتی تبدیلی، بڑھتا ہوا درجہ حرارت، غیر ضروری انسانی مداخلت، زیر زمین پانی کا بے دریغ استعمال، چراگا ہوں پر دباؤ اور بعض علاقوں میں غیر مناسب زرعی سرگرمیاں صحرائی ماحولیاتی نظام کو متاثر کر رہی ہیں۔ اگر صحرائی پودے اور جانور اپنے قدرتی مسکن سے محروم ہو جائیں تو اس کا اثر صرف ایک علاقے تک محدود نہیں رہتا بلکہ پورے ماحولیاتی نظام میں تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔

صحرا ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ زندگی کی قدر اس کی ظاہری کثرت سے نہیں کی جاسکتی۔ جس جگہ ہمیں صرف ریت اور خاموشی دکھائی دیتی ہے، وہاں ایک چھوٹا سا پودا، ایک کیڑا یا رات کو نکلنے والا کوئی جانور اپنے پورے ماحولیاتی نظام کا اہم حصہ ہو سکتا ہے۔ قدرت میں کوئی مخلوق مکمل طور پر بے مقصد نہیں۔

مسیحی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو صحرا بھی خدا کی تخلیق کا حصہ ہیں۔ تخلیق کی حفاظت کا مطلب صرف سرسبز جنگلات یا خوبصورت باغات کی حفاظت نہیں بلکہ ان علاقوں کی حفاظت بھی ہے جو ہمیں بظاہر خالی اور بے آباد دکھائی دیتے ہیں۔ ہر ماحولیاتی نظام اپنے اندر ایک خاص حسن، توازن اور مقصد رکھتا ہے۔ صحرا کی زندگی ہمیں عاجزی کے ساتھ یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ انسان قدرت کا مالک نہیں بلکہ اس کا ذمہ دار نگہبان ہے۔

آخر کار سوال یہ نہیں کہ کیا صحرا زندہ ہوتے ہیں؟ بلکہ شاید اصل سوال یہ ہے کہ ہم زندگی کو پہچانتے کتنی دور تک ہیں۔ صحرا ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم زندگی کو صرف سرسبز درختوں اور بہتے پانی میں تلاش نہ کریں۔ کبھی ریت کے ذروں کے درمیان، کبھی کسی چھوٹے سے پودے میں، کبھی رات کی خاموشی میں اور کبھی بارش کے بعد پھوٹنے والے ایک ننھے پھول میں بھی زندگی اپنی کہانی سنارہی ہوتی ہے۔ صحرا خاموش ضرور ہے، مگر اس خاموشی کے اندر زندگی کی ایک پوری دنیا سانس لے رہی ہے۔